

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْفَضْلُ بِیْکُمْ لَعْنَتٌ لِّبَشَیْءٍ عَسَىٰ یُبْعَثَ بِکُمْ مَآءٌ حَمِیْمٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان
روزنامہ
ایڈیٹر
غلام نبی
The DAILY ALFAZ QADIAN

تاریخ ۱۹۲۵ء
قیمت ششماہی پانچ روپے

حکومت کے ناراضان دولت
دوستوں کے پردہ میں دشمنی
ایک عام اعلان - جسے
برائے اس امر کی علامت کے متعلق
ایک اور امر کا جو
ڈیڑی آنے کے متعلق شروع ہوا
احادیث کی درست اور
اشتمالات صحت

تاریخ ۱۹۲۵ء
قیمت ششماہی پانچ روپے

جلد ۲۳ | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۶۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نرمی کرو اور دعائیں لگے رہو

الینتین

اس کی طرف سے ہوں۔ اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے۔ اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں۔ یہیں ان کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک تذیر آیا۔ پر دنیائے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا سے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور دھمکیوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دینگا" پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ زور آور دھمکیوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے۔ کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈال کر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو۔ اور دعائیں لگے رہو۔ اور سچی توبہ کو اپنا شیخ ٹھہراؤ۔ اور زمین پر آہستگی سے چلو خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کی جماعت کہا کہ تلوے اور طہارت کو اختیار نہ کیا۔ اور تمہارے دلوں میں خوف اور حشمت پیدا نہ ہوا۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ خدا تمہیں مخالفوں سے بچنے لگا کر بچھا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی۔ اور میری تم سو گئے! (الحکم اراکونہ ص ۱۹)

ہر شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے۔ اس کے عوض میں کسی بزرگ دیدہ اور محبوب الہی کی نسبت سنجھی کا لفظ زبان پر لانا سخت مصیبت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا۔ اور ناراضان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے۔ کہ میں کس کی طرف سے ہوں۔ تو ہرگز برا نہ کہتے۔ وہ مجھے ایک جال اور فتنی خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت موعولے کیا۔ اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا۔ وہ میں نے نہیں کہا۔ بلکہ خدا نے کہا۔ پس مجھے کیا ضرورت ہے۔ کہ ان بھشوں کو طول دوں۔ اگر میں حقیقت منفردی اور دجال ہوں۔ اور اگر حقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان میں جو میں خدا کی وحی کی طرف ان کو مستوجب کرتا ہوں کاذب اور منفردی ہوں۔ تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا۔ جو کاذبوں۔ اور منفردوں سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ محبوب اور مرود و حیاں نہیں ہو کرتے۔ سوائے عزیز و مبرکوں۔ کہ آخروہ امر جو مخفی ہے۔ مکمل جائے گا۔ خدا جانتا ہے۔ کہ میں

قادیان ۱۵ ستمبر کل بدلیو ڈاک حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ابوالدین تاملے کے متعلق جو ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی وہ منظر ہے۔ حضور کی صحت خدا تاملے کے فضل سے اچھی ہے۔ صاحبزادی امہ العظیم صاحبہ کی صحت بھی اللہ تاملے کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

۱۴ ستمبر بعد نماز مغرب مسجد نوری میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نظارت و دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام مولوی محمد یار صاحب مولوی جمال مبلغ اگلتان کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی کارکنان اور بزرگان سلسلہ کے علاوہ بعض اور اصحاب بھی مدعو تھے۔ دعوت کے بعد زیر صدارت جناب مولوی عبدالغنی صاحب ناظر بیت المال جلسہ منعقد ہوا۔ صوفی غلام محمد صاحب بی اسے سابق مبلغ مارشمن نے نماز و قرآن کریم کی پھر ایک عربی نظم خیر مقدم میں پڑھی گئی اور مولوی محمد صاحب مولوی فضل سے ایڈریس پڑھا جس کا مولوی صاحب نے وقت کی قلت کی وجہ سے مختصر جواب دیا۔ جس میں تبلیغ اسلام کے متعلق اپنے تاثرات بیان کیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیس ہزار قرضہ کی تحریک وراحمہی اجاب

”الفضل“ کے ایک گذشتہ پرچہ میں تیس ہزار روپیہ قرضہ کی جو تحریک خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کی طرف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فوری ضروریات کے لئے شائع ہوئی ہے۔ اس میں صاحب استطاعت احمدی کو حصہ لینا چاہیے۔ اور فوری طور پر حصہ لینا چاہیے چونکہ رقم قلیل ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد فراہم ہو جائیگی اور اس میں وہی اصحاب شریک ہو سکیں گے۔ جو جلد سے جلد توجہ فرمائیں گے۔ سابقہ قرضہ کی طرح اس قرضہ کی رقم بھی لازمی طور پر واپس کی جائیگی۔ اور جس تاریخ سے ادائیگی قرضہ شروع ہوگی۔ اس سے دو سال کے اندر اندر تمام قرضہ واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

پس جو اصحاب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔

درخواست ہادعا

۱۔ سعید احمد صاحب پسر میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور عرصہ سے بیمار ہیں۔ اجاب ان کی کابل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ فاکس اقبال احمد قادیان۔ (۲) میں مدت سے درد اعصاب میں مبتلا ہوں۔ اجاب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبداللہ اشرف از سیالکوٹ (۳) فاکس کے بڑے راکے محمد ادنیس پر فانیج کا حملہ ہو گیا ہے۔ اجاب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ فاکس محمد رمضان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اٹھوال (۴) میرے والد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب اپنا مطلب یہاں سے منتقل کر کے قلعہ موباسنگہ میں لے گئے ہیں۔ اجاب اگر ام سے درخواست ہے۔ کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ راقم رحمت اللہ علیہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹ شہر۔

ایک سو قرآن مجید ترجمہ مفت

مستحقین جلد درخواستیں بھیجیں کہ منظم جناب مرزا شید احمد صاحب مفت قرآن مجید ترجمہ کمال مفت تقسیم فرمانا چاہتے ہیں مستحق غریب بھائی جلد سے جلد اپنی درخواستیں اپنے تمام پینڈیٹ یا امیر جماعت یا کسی دوسرے سزاوار کی خدمت سے مندرجہ ذیل پتے پر بھیجیں۔

امداد و مہربانی کا نذر لڑکے کو

- ۴۲۵۳-۷-۶ میزان سابقہ
- ۱۱۷-۱-۱ جماعت احمدیہ نیروبی
- ۵-۱۵-۰ جماعت احمدیہ ملو انجمن
- ۰-۸-۰ رفیع الزمان صاحب کراچی
- ۰-۱۲-۶ محمد اعظم صاحب حیدرآباد
- ۷-۸-۰ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ
- ۷-۸-۰ معرفت غلام حیدر صاحب
- ۱-۰-۰ مٹری حسن دین صاحب
- ۱-۲-۰ محمد جمیل صاحب فیروز پور
- ۵-۰-۰ مولانا اعلیٰ قادیان معرفت
- ۵-۰-۰ میاں فضل محمد صاحب
- ۲-۰-۰ جماعت وزیر آباد معرفت افضل الہی صاحب
- ۱-۲-۰ سراج الحق صاحب پیالہ
- ۲-۸-۰ مرزا احمد صاحب چاہ احمدیوں
- ۰-۸-۰ عبدالرحیم صاحب انبالہ
- ۱-۰-۰ مملکتی جیل قادیان معرفت
- ۱-۰-۰ مٹری دین محمد صاحب
- ۱-۰-۰ سید عبدالغفور صاحب نوشہرہ
- ۱-۲-۰ جماعت احمدیہ شلا
- ۵-۰-۰ مولوی شیر علی صاحب قادیان
- ۵-۱۲-۰ جماعت احمدیہ لاہور
- ۱-۰-۰ جماعت احمدیہ احمد آباد سیٹھ
- ۱-۰-۰ معرفت عبدالعزیز صاحب
- ۶-۸-۰ محرمی سگم صاحب لڑھیانہ
- ۵-۰-۰ جنگال پراوشنل
- ۵-۰-۰ جماعت جمشید پور معرفت عبدالرحمن صاحب
- ۱-۰-۰ فیض احمد صاحب جو کے سدو کے
- ۱-۹-۰ عنایت علی خان صاحب ٹنڈواہ
- ۲-۱۰-۰ حکیم فضل الرحمن صاحب سیلخ افریقہ
- ۱-۲-۰ محمد ابراہیم صاحب بھمبر
- ۱-۰-۰ مخدوم فاروق احمد صاحب بھیرہ
- ۵۰-۵۰-۰ ملک نواز صاحب سنجاب
- ۱۳-۰-۰ جماعت حافظ آباد معرفت بشیر احمد صاحب
- ۰-۱۱-۶ رحیم بخش صاحب پیرادر
- ۱-۸-۰ جماعت لائل پور
- ۵-۰-۰ جماعت اٹھوال معرفت محمد صاحب
- ۰-۲-۶ غلام رسول صاحب خوشاب
- جماعت احمدیہ ڈیرہ بھائی صاحب معرفت شیخ نبی بخش

دیکھتے کیا ہو؟

از جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب گوہرام پور

نگاہ یاس و رنگ زعفرانی دیکھتے کیا ہو
 نہ بھو لوگے یہ مرگ ناگہانی دیکھتے کیا ہو
 ابھی تو ابتداء قصہ غم ہے یہ حیرت کیوں
 کھلیج توڑے گی یہ کہانی دیکھتے کیا ہو
 اٹھو رنگ و فاسے بزم عالم کو کرو رنگیں
 یہی تو ہے اصول کا مرانی دیکھتے کیا ہو
 لگاؤ تھے عہد رنج و حرماں ختم ہونے دو
 کہ اونچا ہو گیا ہے سر سے پانی دیکھتے کیا ہو
 خزاں کا دور بھی ہے اس کے پیچھے اسے ستم رانو
 بہار عیش و عشرت کا مرانی دیکھتے کیا ہو
 میری امید نفرت نے مخفکایا آپ کا بازو
 بوقت ذبح میری سخت جانی دیکھتے کیا ہو
 عدو کی سیٹھی باتیں یاد رکھنا گل کھلا میں گی
 چکھائے گی مزہ یہ خوش بیانی دیکھتے کیا ہو
 خدا کے سامنے محشر میں اس کے رنگ دیکھو گے
 میری آنکھوں کی اب یہ خون نشانی دیکھتے کیا ہو
 مہناری بے نیازی پر بھی گویا ہے وہی گوہر
 خدا کی ہے یہ ساری مہربانی دیکھتے کیا ہو

پیر جماعت علی صاحب کی مجلس علم احرار کی توجہ

۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری سیالکوٹ تشریف لائے۔ آپ کا استقبال خوب زور و شور سے کیا گیا۔ لوگوں کے جگمگے میں جماعت منزل تشریف لائے۔ زعمائے احرار سیالکوٹ مثلاً خواجہ احمد دین اور سعید جعفر شاہ صاحب سکریٹری مجلس احرار سیالکوٹ اور دیگر احرار نے شرف باریابی کی درخواست کی۔ مگر پیر صاحب نے بدیں الفاظ انکار کیا۔ کہ میں ان خدایان قوم۔ ڈاکوؤں سے منانہیں چاہتا۔ امداد کے کوشش تو بہت کی مگر ان کی دال نہ گئی آخر اپنا ساموئہ لے کر واپس آئے۔

(نامہ نگار)

۱۹۳۵ء ستمبر ۱۲ء قادیان
 ۱۹۳۵ء ستمبر ۱۲ء قادیان
 ۱۹۳۵ء ستمبر ۱۲ء قادیان

پریذیڈنٹ آل انڈیا نیشنل لیگ کا ایک اعلان

۲۰ ستمبر کو یوم احتجاج مسجد شہید گنج منایا جائے!

جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ لاہور نے بحیثیت صدر آل انڈیا نیشنل لیگ حب ذیل بیان شائع کیا ہے :-

حرمت مسجد کیلئے ہر قربانی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیشنل لیگیں بھی اپنے طرز عمل میں تغیر پیدا کریں۔ اور اس خیال کیلئے نیاز ہو جائیں۔ کہ یہ دشمنان قوم دولت ہمارا انحال کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس میں نیشنل لیگوں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو سیاہ جھنڈیوں اور سیاہ نشانوں کے ساتھ شہادت مسجد شہید گنج کے خلاف احتجاج کریں۔ اور اپنی آواز کو پُر امن طریق سے موجودہ حکومت تک پہنچا دیں مجھے افسوس ہے۔ کہ اس ضمن میں حکومت سے بہت سی کوتاہیاں ہوئیں۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ حکومت اب بھی راعامہ کا احترام کرتی ہوئی ان کوتاہیوں کا سدباب کرے گی۔

بالآخر میں ان بھائیوں کو جسکے دل طبعاً سخت مجروح ہوئے ہیں۔ یقین دلانا ہوں۔ کہ مسجد کا معاملہ ایک اصولی مسئلہ ہے۔ جس کا ان تمام قوم پرستی پر پڑتا ہے۔ اور اگر اس کی روک تھام نہ ہوئی۔ تو ملک کی سیاست ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائیگی۔ اور ترقی کی دوڑ میں یہ ملک ہمیشہ کیلئے پیچھے رہ جائیگا۔ آل انڈیا نیشنل لیگ ہر ممکن جائز طریق سے اس قضیہ کے سلجھانے کیلئے مستعد اور تیار ہے۔ لیکن اسکے نزدیک حیات ملی اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ سوال نا فرمانی سے پرہیز کیا جائے۔ بیسیوں ایسے طریق ہیں۔ جو آئین کے اندر رہتے ہوئے بھی ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس موقع پر میں ہندوستان کی تمام قوموں سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی مشترکہ طور پر اپنی آواز مسجد شہید گنج کے انہدام کے خلاف اٹھائیں۔ اور اس طرح اس قضیہ کے پٹانے میں ہمارے مسپن و معاون بن کر ملک میں مسیح دہشتی و حقیقی امن کے قیام کے لئے ساعی ہوں۔

ما تحت نیشنل لیگوں کی طرف سے یہ استفسار ہو رہا ہے۔ کہ یوم احتجاج مسجد شہید گنج کے متعلق ہمارا مسلک کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ نیشنل لیگ کے مقاصد میں سے ایک اہم بات یہ بھی ہے۔ کہ ملک کے مختلف طبقات میں تعلقات کی استواری کی کوشش کی جائے۔ اور اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کی مختلف قومیں ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں اور مقدس مقامات اور عبادت گاہوں کا احترام کریں۔ بد قسمتی سے اس ملک میں ابھی تک ایسی فضا پیدا نہیں ہوئی۔ کہ ہم بلا لحاظ اس امر کے کہ غلطی کریں والے افراد کس مذہب اور قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ افعال شنیعہ کے خلاف مشترکہ آواز اٹھائیں۔ حالانکہ ہندوستان کی سیاسی جدوجہد کی کامیابی بہت حد تک ایسی فضا کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔

مسجد شہید گنج کا مسئلہ کوئی ایسا سوال نہ تھا جسے فرقہ وارانہ رنگ دیا جاتا۔ عام حالات میں چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اس فعل کے خلاف سب سے پہلی آواز خالصہ بھائیوں کی طرف سے بلند ہوتی لیکن بد قسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ اور ہمارے ہندو بھائیوں نے بھی اس مسئلہ کی طرف مناسب توجہ نہیں دی۔ بلکہ کسی حد تک ان لوگوں کے مدد اور معاون رہے ہیں جنہوں نے مسجد شہید گنج کو منہدم کر کے ملکی فضا کو بہت مسموم کر دیا ہے۔

یہ سب نزدیک ہر طبقہ کے قوم پرور حریت پسند افراد کا مسجد شہید گنج کے انہدام پر یوم احتجاج منانا اہل ہند کی قومی حیات اور سیاسی ترقی کیلئے ضروری ہے۔ آل انڈیا نیشنل لیگ یقیناً اب تک آئینی جدوجہد کے اعتباراً نمایاں طور پر حصہ لیتی لیکن بد قسمتی سے ایک جماعت نے اپنی مخصوص اغراض کے پیش نظر ہمارے بعض بھائیوں کے نظریہ میں ایسی غلط تبدیلی پیدا کر دی کہ ہمارا حصہ لینا بدگمانی کا موجب بن سکتا تھا۔ لیکن چونکہ اب اس پارٹی کی حقیقت لوگوں پر صاف ہو چکی ہے۔ اور یہ دیکھنا ہر مسیح بھائیوں کے لئے کہ حقیقت کو تحقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ان مسلمانوں پر پھیلنا اڑاتے ہیں۔ جو

(دستخط) شیخ بشیر احمد۔ پریذیڈنٹ آل انڈیا نیشنل لیگ ہکٹورا

برہین احمدی کی تکمیل کے متعلق ایک اعتراض کا

جواب

ایک گزشتہ اشاعت میں بتایا جا چکا ہے کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شروع میں ہی ارادہ تھا۔ کہ حقانیت اسلام کے متعلق ایک ایسی کتاب لکھیں جائے جس میں تین سو دلائل فضیلت اسلام کے بیان ہوں اور اسی غرض کے لئے آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمائی۔ مگر دورانِ تحریر میں جب خدا تعالیٰ نے آپ کو اصلاحِ خلق کے لئے مقرر کیا۔ اور آپ کی توجہ کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا۔ تو اس ارادہ کی تکمیل ظاہری صورت میں نہ ہو سکی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا کہ

”اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں۔ کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچے بلکہ جس طور سے خدا تعالیٰ مناسب سمجھے گا کم یا زیادہ بغیر لحاظ ظاہری شرائط کے اس کو انجام دے گا“ (تخلیج رسالت جلد اول ص ۹۵) ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن پاکیزہ ارادوں کے ماتحت براہین احمدیہ لکھنی شروع فرمائی تھی۔ انہیں خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کے قلم سے اتنی کے قریب ایسی بے نظیر کتاب لکھو گی جن میں وہ تمام دلائل بالتفصیل مرقوم ہیں جن سے اسلام دیگر ادیان پر غالب ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کا مطالعہ کرے۔ تو اسے اسلام کی سچائی کا ثبوت ان میں سورج سے بھی زیادہ روشن نظر آئے گا۔“

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ کے بعد جس شان میں دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے۔ یعنی نبوت و رسالت اور حقیقت و مدد و ہدایت کا فہم پہن کر۔ وہ بذاتِ خود حقانیتِ اسلام کا ایک آتشِ ثبوت ہے۔ کہ اگر تین سو سے زیادہ دلائل

بھی حقانیتِ اسلام کے براہین احمدیہ میں رقم کئے جاتے۔ تو ان سے اسلام کو اتنا فائدہ ہرگز نہ پہنچ سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خواہ کس قدر اسلام کی حقانیت کے علمی دلائل پیش فرماتے۔ قرآن مجید سے بڑھ کر نہ ہو سکتے۔ مگر مسلمان جب قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب ثابت نہ کر سکتے تھے تو ان تین سو دلائل سے کیونکر فائدہ اٹھاتے اگر اسلام غالب ثابت ہوتا بھی تو محض علمی رنگ میں۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو ماوریت کی شان عطا فرما کر اسلام کی حقانیت کا ایک زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیا پس قطع نظر ان عظیم الشان تحریرات کے جو بعد میں خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے شائع کرائیں اور قطع نظر ان سینکڑوں اشتہارات اور تقریروں کے جو آپ نے صداقتِ اسلام پر لکھے۔ براہین احمدیہ کی تکمیل سے جس قدر حقانیتِ اسلام ظاہر ہو سکتی تھی۔ اس سے بہت زیادہ آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی۔ اور یہی خدا تعالیٰ کا چاہنا تھا۔ کہ دنیا پر اپنے زندہ اور تازہ آسمانی نشانات سے حقانیتِ اسلام ظاہر کرے

غرض حقانیتِ اسلام کے متعلق اس قدر کہنا چاہتا تھا۔ جو پورا ہوا۔ اور اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بقول لفظ ”علی الدین کلہ“ کا نشان ظاہر ہو گیا یہ حقانیتِ اسلام کو اس قدر نمایاں کر دینے والا نشان ہے۔ کہ اس کے ماتحت ہر وہ مجرہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور اگر اس رنگ میں بخور کیا جائے۔ تو صداقتِ اسلام کے ہزاروں دلائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔“

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ گوئی لغین سید کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ براہین نامکمل رہ گئی۔ اور آپ نے اپنے وعدوں کا پاس

نہ کیا۔ لیکن دراصل اس میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان یعنی چاروں طرف سے ۱۸۶۳ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک روایا رد کیا۔ جس کا براہین احمدیہ میں آپ نے بائیں الفاظ ذکر کیا ہے۔“

”اس احقر نے ۱۸۶۵ء یا ۱۸۶۷ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب جب بیضیت اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تکمیل علم میں مشغول تھا۔ جناب خانم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا۔ کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس کا نام میں قطبی رکھا ہے جس کی تعبیر اس اشتہار کی کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کہلی۔ کہ وہ اسی کتاب ہے۔ کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور محکم ہے جس کے کمال استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ عرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور یہ وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی۔ تو ان کتاب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوب صورت میوہ بن گئی۔ کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تریب و تقاضا ہنوز نے جیب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا۔ تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا۔ کہ آنجناب کے ہاتھ مرفق مبارک تک بھر گیا۔ تب ایک مردہ کہ جو دروازے سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے میوے سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ایک ستیغیت حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلو کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے پھر خدا کا یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھینچا اس غرض سے دی۔ کہ تاج میں اس شخص کو دوں کہ جو نے سر سے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش میں نے اس سے زندہ کر دئے دی۔ اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ آنحضرت کی کرسی مبارک

اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوڑتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک منور ہو گئی۔ کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی روز کے مشاہدہ کرتے کرتے آنحضرت کھل گئی۔ و الحمد للہ ملے ذالک۔“

یہ خواب درج کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”یہ وہ خواب ہے۔ کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہی دنوں میں سنانی گئی تھی جن میں سے بیچاس یا کم و بیش سبھو بھی ہیں۔ کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں۔ اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں براہین احمدیہ کی تالیف کا ایسی نام و نشان در تھا اور نہ یہ مرکز خاطر تھا۔ کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اس کے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی تقدیر ہی ہو گئیں۔ اور جس طبیعت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی طبیعت کو اب مخالفوں کے مقابلے میں بوجہ انعام کثیر پیش کر کے حجتِ اسلام ان پر پوری کی گئی ہے۔ اور جس قدر اجزا اس خواب کے ابھی تک نکلے ہیں انہیں ان کے طور و کما منتظر رہنا چاہیے۔ کہ آسمانی باتیں کبھی مل نہیں سکتیں۔ اور براہین احمدیہ حصہ سوم (ص ۲۴۸ تا ۲۵۵ حاشیہ)

اس خواب سے جو کچھ ظاہر ہوا وہ یہ کہ حقانیتِ اسلام پر زبردست دلائل کا مجموعہ وہ میوہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا۔ اس میوہ سے شہد تو بہت نکلا۔ مگر مسلمان کیلئے نیوالوں کے حصہ میں صرف ایک قاش آئی۔ کیونکہ وہ شخص جو مردہ تھا۔ اور پھر زندہ ہوا۔ اسلام کا مثل تھا۔ اسی لئے آخر میں حضرت نے فرمایا۔ یہ دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ اس روایہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقائق و معانی کا بہت سا شہدہ خدا تعالیٰ نے دیا۔ مگر مسلمانوں کو صرف ایک قاش براہین احمدیہ کی شکل میں ملی۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں ایک ہی دلیل ص ۱۳۰ کے تحت ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکمتِ الہی سے یہ کتاب بند ہو گئی۔ اور سلسلہ صداقتِ اسلام ایک دوسرے سے منتقل ہو گیا اور یہ جو کچھ ہوا۔ خدا تعالیٰ کی ہی تالیف ہوئی خبر کے مطابق ہوا۔ کہ اسلام والوں کو صرف

۱۸۶۳ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک روایا رد کیا۔ جس کا براہین احمدیہ میں آپ نے بائیں الفاظ ذکر کیا ہے۔“

ڈپٹی عبداللہ اعظم کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرط پیشگوئی

"افضل" ۲۲ اگست میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ الوہیت مسیح کے عقیدہ کی حکمت فاش کرنے کے ذریعہ اس حقیقت کو میر بن کیا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حیات مسیح نامری کے عقیدہ کا قرآن کریم احادیث بلکہ اناجیل کے رو سے نہایت مشکل اور ناقابل تردید عقلی دلائل کے ساتھ بطلان کر کے اور آپ کو خدا نفا سے کا برگزیدہ نبی اور انسان ثابت کر کے قہر الوہیت مسیح کو پاش پاش کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لہنت سے قبل اعلیٰ طبقہ کے مسلمان بلکہ ان کے عالم اور حافظ قرآن بھی کسی دلائل کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر عیسائیت کے حلقہ بگوش بن رہے تھے۔ لیکن اب کوئی ایسا انسان عیسائیت کے پھندے میں نہیں پھنستا پس کوئی سلیم الفطرت انسان اس لہر کا اقرار کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ وفات مسیح کے مسئلہ کے ذریعہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لغو فرمایا وہ حدیث سے ثابت کیا۔ صلیب کو توڑ دیا۔ اور الوہیت مسیح کے عقیدہ کی بنیاد کو ایسا متزلزل کر دیا کہ اب عیسائیوں کے لئے اس پر کچھ ترمیم کرنا ناممکن ہے اس مضمون کے جواب میں احمدیت کے ناکام حریف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے فرسودہ و پامال شدہ طرز بیان سے کام لیکر "الحدیث میں ایک مختصر مضمون لکھا ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے الوہیت مسیح کو پاش پاش کر دیا جبکہ پادری عبداللہ اعظم کے متعلق آپ نے ایک پیشگوئی کی۔ اور وہ پوری نہ ہوئی۔ گویا الوہیت مسیح کا عقیدہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک اسی صورت میں معدوم ہو سکتا تھا جبکہ عبداللہ اعظم پیشگوئی کی عیاد کے اندر مر جاتا، چونکہ وہ مر نہیں اس لئے الوہیت مسیح کا عقیدہ بھی پاش پاش نہ ہوا۔ مگر یہ نظر بسنت کو تاہ بینی اور قلت تدبر کا

نتیجہ ہے۔ کیونکہ کسی شخص واحد کی موت سے دنیا میں کسی ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک قوم اپنے عقیدہ کو جو صدیوں سے اس کے دلوں میں راجح ہو۔ ترک کر دے۔ اور نہ اس طرح کسی عقیدہ کو پاش پاش کیا جاسکتا ہے۔ عقائد ہمیشہ دلائل کے ساتھ باطل ہوتے ہیں۔ اور دلائل کے ذریعہ جب کسی عقیدہ کا بے بنیاد ہونا ثابت ہو جائے تو اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ پاش پاش ہو گیا۔ الوہیت مسیح کا عقیدہ بھی اس طرح باطل ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل و براہین سے حضرت مسیح نامری کو وفات یافتہ ثابت کر دیا۔ اور اس طرح وہ بنیاد اکھڑ گئی۔ جس پر الوہیت مسیح کا قہر تعمیر کیا گیا تھا پادری عبداللہ اعظم کا میناد مقررہ کے اندر نہ بنا ایک سوال ہے۔ جس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوہیت مسیح کے عقیدہ کو پاش پاش کیا یا نہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس لہر کا تو ذکر نہیں کیا۔ جسے افضل میں پیش کیا گیا تھا۔ کہ وفات مسیح کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوہیت مسیح کے عقیدہ کو توڑ دیا اور ایک نیا امر پیش کر دیا۔ اسی سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کو حق طبعی منظور نہیں۔ بہر حال چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پادری عبداللہ اعظم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کسی قدر روشنی ڈالی جائے۔ مولوی صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ "مرزا صاحب کا طرہ امتیاز وہ پیشگوئی ہے۔ جو اعظم کے متعلق کی گئی ہے۔ یعنی وہ ہزارے موت پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائے گا۔ یہاں پر پہنچ کر مطلع صاف ہے۔ کیا یہ طرہ امتیاز مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حسب پیشگوئی مرزا صاحب ڈپٹی اعظم کی عمر کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء میں خلیفہ ان کی موت ۲۴ جولائی ۱۸۹۵ء کو واقع

ہوئی۔ یعنی مینا پیشگوئی (پندرہ ماہ) سے قریباً دو سال بعد اس اعتراض کا جواب دینے سے پیشتر یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈپٹی عبداللہ اعظم سے امرتسر میں ۱۸۹۵ء میں ۲۲ مئی سے ۵ جون تک پندرہ دن عیسائیت کے بنیادی مسائل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مباحثہ ہوتا رہا۔ پندرہویں دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پکار کر یہ اعلان فرمایا کہ "آج رات جو مجھ پر کھلا۔ وہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تفریح اور انتہال سے جناب اللہ میں دعا کی۔ کہ تو اس امر میں فیصلہ کر۔ اور ہم بجز بندے میں۔ تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس دن مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے۔ کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمد اجموت کو اختیار کر رہا ہے اور جسے خدا کو چھوڑ رہے۔ اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ نہیں دونوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک جہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے۔ اور سچے خدا کو مانتا ہے۔ اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ٹھہریں گی۔ بعض اندھے سو جا کھے گئے جائیں گے۔ اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے۔ اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ (جنگ مقدس) اس پیشگوئی کی بنیاد یہ تھی۔ کہ عبداللہ اعظم نے اپنی کتاب اندرون بائبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتوڑا جلال کہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سے شدید کج ایوینا۔ اور آپ برابر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ جس کا جواب یہ پیشگوئی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "عبداللہ اعظم نے مباحثہ سے کچھ دن پہلے اپنی کتاب اندرون بائبل میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دجال کا لفظ لکھا تھا۔ جیسا کہ کتاب جنگ مقدس کے آخری صفحہ میں اس کا ذکر ہے۔ وہ شرارت اور شوخی اس کی مجھے تمام ایام بحث میں یاد رہی۔ اور میں دل دجان سے چاہتا تھا۔ کہ اس کی سرزنش کی نسبت کوئی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے پاؤں۔" (نزول مسیح ۱۹۵۵ء) پھر فرماتے ہیں۔ "جب بحث کے دن ختم ہو گئے

تو میں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پائی۔ کہ اگر اعظم اس شوخی اور گستاخی سے توبہ اور جمع نہیں کرے گا۔ جو اس نے دجال کا لفظ استعمال کیا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی کتاب میں لکھا۔ تو وہ ہاویہ میں پندرہ ماہ کے اندر گرایا جائیگا۔ (پہلا) ان اقتباسات سے دو باتیں ظاہر ہیں۔ اول یہ کہ پیشگوئی کی بنیاد یہ تھی۔ کہ اعظم نے اندرون بائبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دجال کا لفظ لکھا تھا۔ دوسرے پیشگوئی میں صاف یہ الفاظ موجود تھے۔ کہ "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ جبکہ مطلب یہ تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے گا۔ تو عذاب اس سے ہٹایا جائے گا۔ بہر حال جب یہ پیشگوئی کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھرے مجمع میں اعظم کو یہ شرطی پیشگوئی سنائی۔ تو بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اس راختم کا رنگ حق اور چہرہ زرد ہو گیا۔ اور ہاتھ کانپنے لگے۔ تب اس نے بلا توقف اپنی زبان موہنے سے نکالی۔ اور دونوں ہاتھ کانوں پر دھر لئے۔ اور ہاتھوں کو موہنے کے بلانا شروع کیا۔ جیسا کہ ایک لزم لفظ ایک لازم سے سخت انکار کر کے توبہ اور انکار کے رنگ میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور بار بار بار لرزتی ہوئی زبان سے کہتا تھا۔ کہ توبہ توبہ میں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی۔ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز ہرگز دجال نہیں کہا۔ اور کانپ رہا تھا۔ اس نظارہ کو نہ صرف مسلمانوں نے دیکھا بلکہ ایک جماعت کثیر عیسائیوں کی بھی اس وقت موجود تھی۔ جو اس عجز و نیاز کو دیکھ رہی تھی۔ (نزول مسیح ۱۹۵۵ء) اس کے بعد مزید تفسیر اعظم میں یہ ہوا کہ "اسی دن سے جو اس نے پیشگوئی کو سنا۔ اسلام پر حملہ کرنا بالکل چھوڑ دیا۔ اور پیشگوئی کا خوف اس کے دل پر روز بروز بڑھنا لگا۔ یہاں تک کہ وہ مارے ڈر کے سراپمہ ہو گیا۔ اور اس کا آرام اور قرار جاتا رہا۔ اور یہاں تک اس نے اپنی حالت میں تبدیلی کی۔ کہ اپنے پیسے طریق کو جو پیش مسلمانوں سے مذہبی بحث کرتا تھا۔ اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھتا تھا۔ بالکل چھوڑ دیا۔ اور ہر ایک کلمہ توہین اور استخفاف سے اپنا موہنہ بند کر لیا بلکہ اس کے موہنہ پر ہر لگ گئی۔ اور خاموش اور ننگین رہنے لگا۔ اور اس کا غم اس دور جنت مسیح کے آخروہ زندگی کے فیصلہ ہو کر بے قراری کے ساتھ اپنے عزیزوں کی آخری ملاقات کے لئے شہر بشہر دیوانہ پن کی حالت میں پھرتا رہا۔" (ایضاً) غرض اعظم نے

تو میں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پائی۔ کہ اگر اعظم اس شوخی اور گستاخی سے توبہ اور جمع نہیں کرے گا۔ جو اس نے دجال کا لفظ استعمال کیا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی کتاب میں لکھا۔ تو وہ ہاویہ میں پندرہ ماہ کے اندر گرایا جائیگا۔ (پہلا) ان اقتباسات سے دو باتیں ظاہر ہیں۔ اول یہ کہ پیشگوئی کی بنیاد یہ تھی۔ کہ اعظم نے اندرون بائبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دجال کا لفظ لکھا تھا۔ دوسرے پیشگوئی میں صاف یہ الفاظ موجود تھے۔ کہ "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ جبکہ مطلب یہ تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے گا۔ تو عذاب اس سے ہٹایا جائے گا۔ بہر حال جب یہ پیشگوئی کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھرے مجمع میں اعظم کو یہ شرطی پیشگوئی سنائی۔ تو بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اس راختم کا رنگ حق اور چہرہ زرد ہو گیا۔ اور ہاتھ کانپنے لگے۔ تب اس نے بلا توقف اپنی زبان موہنے سے نکالی۔ اور دونوں ہاتھ کانوں پر دھر لئے۔ اور ہاتھوں کو موہنے کے بلانا شروع کیا۔ جیسا کہ ایک لزم لفظ ایک لازم سے سخت انکار کر کے توبہ اور انکار کے رنگ میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور بار بار بار لرزتی ہوئی زبان سے کہتا تھا۔ کہ توبہ توبہ میں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی۔ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز ہرگز دجال نہیں کہا۔ اور کانپ رہا تھا۔ اس نظارہ کو نہ صرف مسلمانوں نے دیکھا بلکہ ایک جماعت کثیر عیسائیوں کی بھی اس وقت موجود تھی۔ جو اس عجز و نیاز کو دیکھ رہی تھی۔ (نزول مسیح ۱۹۵۵ء) اس کے بعد مزید تفسیر اعظم میں یہ ہوا کہ "اسی دن سے جو اس نے پیشگوئی کو سنا۔ اسلام پر حملہ کرنا بالکل چھوڑ دیا۔ اور پیشگوئی کا خوف اس کے دل پر روز بروز بڑھنا لگا۔ یہاں تک کہ وہ مارے ڈر کے سراپمہ ہو گیا۔ اور اس کا آرام اور قرار جاتا رہا۔ اور یہاں تک اس نے اپنی حالت میں تبدیلی کی۔ کہ اپنے پیسے طریق کو جو پیش مسلمانوں سے مذہبی بحث کرتا تھا۔ اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھتا تھا۔ بالکل چھوڑ دیا۔ اور ہر ایک کلمہ توہین اور استخفاف سے اپنا موہنہ بند کر لیا بلکہ اس کے موہنہ پر ہر لگ گئی۔ اور خاموش اور ننگین رہنے لگا۔ اور اس کا غم اس دور جنت مسیح کے آخروہ زندگی کے فیصلہ ہو کر بے قراری کے ساتھ اپنے عزیزوں کی آخری ملاقات کے لئے شہر بشہر دیوانہ پن کی حالت میں پھرتا رہا۔" (ایضاً) غرض اعظم نے

مسجد شہید گنج کے انہدام کا قانونی پہلو!

قانونی خدمات بجالانے کی پیشکش

— دارالغیاب میر محمد بخش صاحب احمدی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی گو جرنال —

ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بار ایٹ لاؤ کے اس بیان سے جو چند روز ہوئے اخبارات میں مسجد شہید گنج کی نسبت شائع ہوا مجھے یہ تحریک ہوئی ہے۔ کہ میں بھی اس معاملہ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالوں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے بیان میں وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے واقعات پر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کا پورا پورا اطلاق ہوتا ہے۔ اور مجھے ڈاکٹر صاحب سے اس معاملہ میں کبلی اتفاق ہے۔

دفعہ ۲۹۵ کے الفاظ اور مطلب

دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کے الفاظ یہ ہیں، جو کوئی کسی عبادت گاہ یا کسی شے کو جو لوگوں کے کسی فرقہ کے نزدیک متبرک سمجھی جاتی ہو۔ خراب کرے۔ معزرت پہنچائے یا جس کرے۔ اسکے ذریعہ سے لوگوں کے کسی فرقہ کے مذہب کی توہین کرنی نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ لوگوں کا کوئی فرقہ اس کو خراب کرنے معزرت پہنچانے یا جس کرنے کو اپنے مذہب کی توہین سمجھیگا۔ تو شخص مذکور کو دو نوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اس دفعہ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے چار جزو ہیں۔ اور اگر کسی شخص کا فعل ان چار جزووں میں سے کسی جزو کے ماتحت آجائے تو وہ جوڑم زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کے ارتکاب کا مرتکب ہوگا۔ وہ چار جزو مندرجہ ذیل ہیں۔ اول۔ اگر کوئی شخص کسی عبادت گاہ کو جو کسی فرقہ کے نزدیک متبرک ہو۔ خراب کرے۔ اس نیت سے کہ ایسا کرنے سے کسی فرقہ کے مذہب کی توہین ہو۔

دوم۔ اگر کوئی شخص کسی عبادت گاہ کو جو کسی فرقہ کے نزدیک متبرک ہو۔ خراب کرے۔ اس امر کے احتمال کا

علم رکھتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے کوئی فرقہ اپنے مذہب کی توہین سمجھیگا۔ سوم۔ اگر کوئی شخص کسی شے کو جو کسی فرقہ کے نزدیک متبرک ہو۔ خراب کرے۔ اس نیت سے کہ ایسا کرنے سے کسی فرقہ کے مذہب کی توہین ہو۔

چہارم۔ اگر کوئی شخص کسی شے کو جو کسی فرقہ کے نزدیک متبرک ہو۔ خراب کرے۔ اس امر کے احتمال کا علم رکھتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے کوئی فرقہ اپنے مذہب کی توہین سمجھیگا تو ایسا شخص جوڑم زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کے ارتکاب کا مرتکب ہوگا۔

مسجد شہید گنج اب بھی مسجد ہی ہے

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے واقعات ان میں سے کس جزو کے ماتحت آتے ہیں۔ اور کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے پہلی حل طلب بات یہ ہے۔ کہ آیا مسجد شہید گنج کسی فرقہ کی عبادت گاہ ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو کیا عبادت گاہ ہونے کی وجہ سے اس فرقہ کے نزدیک متبرک ہے۔ تسلیم شدہ بات ہے کہ مسجد کے انہدام کے وقت تک مسلمان سکھ اور خود حکومت بھی اسے مسجد ہی تصور کرتی رہی ہے اور پرانی مستند تواریخ۔ سرکاری کاغذات اور متعلقہ فیصلہ جات میں بھی اس کا ذکر بطور مسجد موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالی ہے۔ لیکن یہ سکتا ہے۔ کہ دوسری طرف سے اعتراض کیا جائے کہ چونکہ یہ مسجد ایک مدت سے مسلمانوں کے قبضہ سے نکل چکی ہے۔ اور بطور عبادت گاہ استعمال نہیں ہوتی رہی۔ اس لئے اب یہ نہ تو مسجد ہے۔ اور نہ عبادت گاہ۔ اس امر کا فیصلہ کرنے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ اس بات کا تصفیہ کیا جائے۔ کہ وہ کونسا قانون ہے جس کے رد سے یہ مسجد کافی دیر سے مسلمانوں کے قبضہ سے نکل جانے

اور بطور عبادت گاہ استعمال نہ ہونے کی وجہ سے مسجد یا عبادت گاہ نہیں رہی۔ چونکہ شروع میں یہ مسلمانوں کی مسجد تھی۔ اس لئے اس امر کا فیصلہ اسلامی قانون کی رو سے ہی ہونا چاہئے۔ کہ آیا اب یہ مسجد رہی ہے۔ یا نہیں۔ پنجاب لاز ایجٹ کی دفعہ ۵ اس طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جس میں مذکور ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اور مسلمانوں کے مذہبی اوقاف کے حقوق کا فیصلہ دھرم شاستر اور اسلامی قانون کی رو سے کیا جانا چاہئے۔ ماسوائے ایسی حالت کے کہ اس میں کسی ایجٹ یا رسم کے ذریعہ سے ترمیم یا تیسخ ہو گئی ہو مسلمانوں کے اوقاف کی نسبت ایجٹ پاس کئے گئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی میں یہ درج نہیں۔ کہ اگر کوئی وقت شدہ جائداد غیر مسلموں کے قبضہ میں چلی جائے۔ تو وہ وقت تصور نہ ہوگی۔

شائد دوسری طرف سے کہا جائے۔ کہ ایک میعاد دفعہ ۲۸ میں درج ہے۔ کہ اگر کوئی شخص متعینہ میعاد تک کسی دیگر شخص کی جائیداد پر مخالفانہ طور پر قبضہ رکھے۔ تو مؤخر الذکر شخص کا حق اس جائیداد کو واپس لینے کا جاتا رہے گا۔ اس کا یہ جواب ہے۔ کہ اس دفعہ کی رو سے اس جائیداد کے مالک کا جائیداد کو واپس لینے کا حق تو جاتا ہیگا لیکن قبضہ مخالفانہ کی وجہ سے اس جائیداد کی نوعیت پر کسی قسم کا اثر نہ ہوگا۔ یعنی اگر کوئی مسجد زائد از ۱۲ سال غیروں کے قبضہ میں رہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا اُسے واپس حاصل کرنے کا حق جاتا رہے لیکن باوجود اس مخالفانہ قبضہ کے مسجد مسجد ہی رہے گی۔ اور اس کی نوعیت میں کسی قسم کا فرق نہ آئے گا۔ اور مسلمان اس کو اسی احترام کی نظر سے دیکھیں گے۔ جیسے کہ پہلے دیکھتے تھے۔ غرضیکہ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ آیا مسجد بوجہ دوسروں کے قبضہ میں چلے جانے کے اور بطور عبادت گاہ استعمال نہ ہونے کے مسجد ہی ہے یا نہیں۔ ہمیں اسلامی قانون کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اور اسلامی قانون میں مسجد وقت قرار دی گئی ہے اور وقت شے کا مالک خدا ہوتا ہے۔ اس لئے مسجد شہید گنج کی عمارت باوجود

سکھوں کے قبضہ میں چلے جانے کے اور بطور عبادت گاہ استعمال نہ ہونے کے پھر بھی مسجد ہے۔

مسجد شہید گنج کو مسلمان مقدس مقام سمجھتے ہیں

دوسرا حل طلب سوال یہ ہے۔ کہ آیا مسجد شہید گنج کی عمارت مسلمانوں کے نزدیک متبرک ہے۔ اس کا یہ جواب ہے۔ کہ خواہ اس عمارت کو مسلمانوں کی عبادت گاہ تصور کیا جائے۔ یا نہ۔ اس بات سے کسی کو بھاری نہیں۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک یہ جگہ یقیناً متبرک اور مقدس ہے۔ انہدام کے قبل اور ما بعد کے واقعات خود اس پر شاہد ہیں۔ کہ مسلمانوں نے جب یہ سنا کہ سکھوں کا ارادہ مسجد شہید گنج کو گرا دینے کا ہے۔ تو ان میں ایک ہیجان عظیم پیدا ہو گیا اور انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر مسجد کے ارد گرد اپنے جذبات کا مظاہرہ شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے حکومت کو اعلان کرنا پڑا۔ کہ تا تصفیہ بذریعہ ماہمی مصالحت گوردارہ اور مسجد شہید گنج کی حفاظت کی جائے گی۔ اگر یہ جگہ مسلمانوں کے نزدیک متبرک نہ تھی۔ اور یہ ان کا مقدس مقام نہ تھا۔ تو حکومت کو اس کی حفاظت کی کیا قدرت تھی۔ پھر جب مسجد شہید گنج کو سکھوں نے حکومت کی سنگینوں اور رانقلوں کے سایہ تلے گرا دیا۔ تو مسلمان تڑپ اٹھے۔ اور ان کے جذبات ایسی بڑی طرح مجروح ہوئے۔ کہ وہ لامٹی چارچ اور رانقل سے چارج کے سامنے بھی ڈٹے رہے۔ اور اپنی جانیں دے دیں۔ اگر یہ مقام ان کے نزدیک متبرک نہ تھا۔ تو وہ کیوں بڑی سے بڑی قسربانی کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور نہ صرف تیار ہو گئے بلکہ واقعہ میں ایسی قربانی کر دی۔

غرضیکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ یہ مقام مسلمانوں کے نزدیک بے حد متبرک ہے۔ اور اس کے گرائے جانے کی وجہ سے یقینی طور پر ان کے مذہب کی توہین ہوتی ہے۔ اور وہ اس کو مذہبی توہین تصور کرتے ہیں۔

مسجد کا انہدام مسلمانوں نے اپنے مذہب کی توہین سمجھا تیسرا حل طلب سوال یہ ہے۔ کہ آیا سکھوں نے

اس نیت سے مسجد شہید گنج کو گرایا۔ کہ مسلمانوں کے مذہب کی توہین ہو۔ یا اس امر کے احتمال کا علم رکھتے ہوئے گرایا۔ لہذا کرنے سے مسلمان اپنے مذہب کی توہین سمجھیں گے۔ دوسرے سوال کی بحث سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے بلبک نظریات کی وجہ سے سکھوں کو بخوبی علم ہو چکا تھا۔ کہ مسلمان مسجد شہید گنج کو متبرک خیال کرتے ہیں۔ اور اس کے گرائے جانے کی خبر کو سن کر وہ بے حد بے چین ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں مسجد شہید گنج کو گرایا اس نیت سے ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے جذبات مذہبی کو مجروح کیا جائے۔ بحث کے لئے اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے۔ کہ سکھ مسجد شہید گنج کو اپنی عمارت تصور کرتے تھے۔ اور ان کو حق تھا۔ کہ جس طرح چاہیں اسے استعمال کریں۔ اور انہوں نے اپنے جائز حقوق کے استعمال میں مسجد کو گرایا نہ کہ مسلمانوں کے مذہب کی توہین کرنے کی نیت سے۔ تاہم اس حقیقت کے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ان کو اس امر کا احتمال تھا۔ کہ ان کے مسجد کو گرانے کے فعل کو مسلمان اپنی مذہبی توہین تصور کریں گے۔ اور ان کے مذہبی جذبات بہت بری طرح مجروح ہو گئے۔ اور نہ صرف ایسا احتمال تھا۔ بلکہ گرد پیش کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ انہیں یقینی علم تھا۔ کہ ان کے فعل کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی توہین ہوگی اور مسلمانوں میں جوش پھیل جائے گا۔ اس لئے خواہ انہوں نے یہ فعل مذہبی توہین کرنے کی نیت سے کیا یا اس امر کا علم رکھتے ہوئے کیا۔ کہ اس سے مسلمانوں کی مذہبی توہین ہوگی۔ بہر حال ان کا یہ فعل دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کی رو سے جرم ہے۔

نتیجہ

مندرجہ بالا سوالات پر غور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ اولاً یہ کہ چونکہ مسجد شہید گنج مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ ان کے نزدیک ایک متبرک مقام ہے۔ اور سکھوں نے اس نیت سے اسے گرایا۔ کہ مسلمانوں

کے مذہب کی توہین ہو۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کے پیلے جزو کے ماتحت آتا ہے۔ دوم اگر اس امر کے احتمال کا علم رکھتے ہوئے سکھوں نے مسجد کو گرایا۔ کہ مسلمان اس کو مذہبی توہین تصور کریں گے۔ تو جرم دفعہ مذکور کے جزو دوم کے ماتحت آجائے گا۔ سوم اگر مسجد شہید گنج کو مسلمانوں کی عبادت گاہ تصور نہ جائے۔ تو بھی یہ مسلمانوں کا ایک متبرک مقام ہے۔ اس لئے گرانے والے جرم مندرجہ دفعہ ہذا کے جزو سوم کے متبرک ہوئے۔ چہاں اور اگر سکھوں نے یہ فعل نیتاً نہیں کیا۔ بلکہ اس امر کا احتمال رکھتے ہوئے کیا ہے۔ کہ ان کے ایسا کرنے کو مسلمان اپنی مذہبی توہین سمجھیں گے۔ تو انہوں نے جرم جزو چہارم کے ماتحت کیا ہے بہر حال سکھوں کا مسجد گرانے کا فعل دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کے کسی نہ کسی جزو کے ماتحت ضرور آجاتا ہے۔

حکومت سے درخواست

چونکہ جرم زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند قابل دست اندازی پولیس ہے۔ اور پولیس کا فرض تھا۔ کہ عزمان کا چالان کرتی اور یہ فرض اور بھی بڑھ جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پانچ سے زیادہ اشخاص نے مجمع نامجا تہ نہا کر اور خطرناک ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اپنی غرض مشترک کی پیروی میں اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ پولیس کو چاہیے تھا۔ کہ وہ فرض شناسی سے کام لے کر عزمان کو پکڑتی اور معاملہ عدالت میں پہنچاتی۔ تاہم کی فضا مگر نہ ہوتی لیکن پولیس نے عزمان کو کھلا چھوڑ دیا۔ اور حالات نازک سے نازک تر ہو گئے۔ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اب بھی فرض شناسی سے کام لے کر عزمان کے خلاف مقدمہ چلائے۔ تاکہ مسلمانوں کی

قانونی خدمات کی پیشکش

اگر یہ صورت نہ پیدا ہو تو میں ان انجنیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں جنہوں نے مسجد شہید گنج کے تحفظ کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ عزمان کے خلاف عدالت میں استغاثہ دائر کریں۔ تاکہ مجرم

اپنے کئے کی سزا پائیں۔ اور اس کا ردی کے لئے اپنی حقیر قانونی خدمات بلا معاوضہ پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ کریک

قومی دور رکھنے والے مسلمان دکلا رہی اپنی خدمات اس کا رخ کے لئے پیش کر کے عند اللہ باجور ہو گئے۔

گجرات میں ایک بد زبان احراری ملا کی گت

گجرات کی جامع مسجد کا امام ایک بد زبان احراری ملا سید عنایت شاہ نامی ہے۔ پچھلے دنوں اس کی شہر میں جس قدر عزت و تکریم تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ آج سے ڈیڑھ ماہ قبل ایک پبلک جلسہ میں اسی ملا نے قریباً تین ہزار لوگوں سے "موت کی بیعت" لی تھی۔

۷ ستمبر ۱۹۳۵ء کی رات کو میرن شیشیا نوالہ دروازہ میں پر دقیر عنایت اللہ صاحب مشرقی بانی تحریک خاک ران کا لیکچر تھا۔ اس جلسہ میں احراری ملا عنایت شاہ مذکور بھی جا پہنچا۔ جب عنایت اللہ صاحب تقریر ختم کر چکے تو احراری ملا ایک کرسی پر کھڑا ہو گیا اور کچھ اعتراض کرنے لگا۔ جب خاکساروں نے دیکھا کہ احراری مذکور شرارت پر آمادہ ہے تو انہوں نے ایک دم جلسہ برخواست کر دیا۔ اور سب اٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد احراری مذکور ایک دوکان فخر نگر سے پر آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کچھ ٹرہ کر سنانا چاہا۔ اتنے میں ایک شخص خاموشی سے آکر گیس آنا کر لے گیا۔ ملا نے جب گیس لے جاتے دیکھا تو شور مچا دیا "پکڑ لو اس سے گیس چھین لو" مگر لوگوں نے جواب دیا۔ "عجب بے وقوفی ہے" "گیس اس شخص کا اپنا ہے" "پکڑ کس طرح لیں" غرض کسی نے گیس والے سے فرض نہ کیا۔ احراری ملا کے ساتھیوں نے ایک دوکاندار سے گیس مانگا مگر اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ آخر کار ایک دوسری دوکان سے لاکر جموں لیمپ لٹکا گیا۔ اور ملا عنایت شاہ ہاتھ میں ایک کتاب لے کر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ اس نے کھڑا ہوتے ہی کہا "مرزائی کھڑے رہیں مسلمان بیٹھے جائیں تمام حاضرین کھڑے رہے۔ اور میٹک نے شور مچا دیا کہ ہم تمہاری کوئی بات سننا نہیں چاہتے۔ تم غدار ہو۔ تم جمعرات کی گلیاں روٹیاں کھانے والے اور ہمیں آپس میں لڑانے والے ملا ہو۔"

ملا جب پھر بولنے لگا۔ تو ہر طرف سے پبلک نے تالیاں بجانا شروع کیں۔ اور اسے ایک فقرہ بھی نہ بولنے دیا۔ لوگ اسی طرح اس کی تواریخ کرتے۔ اور مختلف قسم کے آوازے کتے رہے۔ آخر لوگوں نے دائیں بائیں سے ملا مذکور کے کپڑے پکڑ کر کھینچنا شروع کیا بعض نے اسے مشورہ دیا کہ اب مناسب یہی ہے اپنی مسجد میں چلے جاؤ۔ اس پر ملا مذکور انتہائی ندامت سے چل پڑا۔ وہ آگے آگے تھا اور پبلک تالیاں بجاتی اور آواز کے کتی اس کے پیچھے پیچھے۔ اس کے چلے جانے کے بعد خاکساروں نے اسی جگہ پھر اپنا جلسہ کر کے تقریریں کیں۔ یہ وہی ملا ہے جس نے اس واقعہ سے پورا ایک سال قبل اخبار "صد اقت" گجرات میں ایک نہایت ہی دل آزار مضمون حضرت سید محمد محمود علیہ السلام کے خلاف شائع کرایا تھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہ مضمون ۱۹۳۳ء میں ہی لکھا گیا تھا۔ اخبار "صد اقت" میں شائع ہوا۔ اور آج بھی ۱۹۳۵ء میں ہی لکھی گئی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسے انتہائی طور پر ذلیل و رسوا کیا۔ خاکسار اس جلسہ میں موجود تھا۔ اور میرے ساتھ ایک دوست شیخ عبد الشکور صاحب تھے۔ جب یہ ملا ذلیل ہو رہا تھا تو میں نے اسی وقت شیخ صاحب سے کہا کہ یہ ذلت کا طوق خدا تعالیٰ نے انی مہین من اراد اھانتک کی پیشگوئی کے مطابق اس کے زبیر گلو کیا ہے۔

خاکسار: عبد الرحمن خادم۔ بی۔ اے۔ انگریزات

سینجھ امت ہارا اور شہدائے ایمت ہارا ابلیس ہارا ہر ایک خرابی کا لاکھڑا
المشا
خدا کی ثابت و تار کا پتہ :-

کارخانہ امت ہارا کی فہرست اور ویت
ایک کارخانہ گرفت گواوین

جواب جمعہ ۱۰
آپ کی روانی کرن کو لیاں استعمال میں لانی
کسکیں - عامی بہت مغیر ثابت ہوں - جو تریبت ہی کے
سنگین استہد میں سچ ہے - فواید اس سے جد جہا
میں -
لالہ کریم ہند پیداستر
مقام کورٹ رام چند

محمود لارمیں فرشی برنس
طبری ہاسٹیل راولپنڈی

ایک و تازہ رائیں
کسیر ہدوت ثابت ہوتی - فقط
کسیر ہدوت ثابت ہوتی - فقط
کسیر ہدوت ثابت ہوتی - فقط

کوئی نوید و نیکویشن ہندت کھاروت شہر وید مالک موجد امرت ہارا کی تیار کردہ وانی

امرت و صارا ۹۳ لاہور

جوانی میں بل سفید ہوں تو سیاہ ہو جاتے ہیں -
قیمت ۳ گولی صرف ایک روپیہ - ۱۰ گولی چار روپے (طبعاً)
فرواک گولی سچ و گولی شام ہے -

کربوٹو
بڑے خورد و خوراک کے بعد ایک نئی کسیر تیار کی ہے - جو کہ جسمانی اس خورد
پر جن کے سوں سے جوانی قائم رہتی ہے - یہ صراحتاً کر کے ہے - اور جانداروں
کے خورد و کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے - اس کے کھانے سے فراوانی و
دماغ - عمدہ - جگر - کمر - و شہدائے ایمت ہارا - طحال - اور آہ پڑھا اور کھانے لگتا ہے -
دن بدن نیکویشن ہوتا جاتا ہے - دل میں خوشی و انگ برستی ہے - جگر
صاف ہو کر رنگ بصورت سرخ ہونے لگتا ہے - رنگہ رنگہ - کھانسی دور ہوتی
ہیں - بھوک بڑھتی ہے - کھانا پیانا ہضم ہوتا ہے - پر خاد صاف ہوتا ہے -
احتیاج - برقت و فیر و دور ہو کر باہر ہونے لگتی ہے - کسیر وقت دور ہو کر قدرتی
ہماک بن جاتا ہے - پیشاب کے کل تقابلیں دور ہوتے ہیں - برص پے ہیں
جوانی کی استغیسیں اٹھنے لگتی ہیں - اور جوانوں کو اس جوانی حاصل ہوتی ہے -
نئی جوانی حاصل کرنے کے لئے کھانے کے لئے بے نظیر ثابت ہوتی ہے -
جوانی میں بل سفید ہوں تو سیاہ ہو جاتے ہیں -
قیمت ۳ گولی صرف ایک روپیہ - ۱۰ گولی چار روپے (طبعاً)
فرواک گولی سچ و گولی شام ہے -

دوکان سر میرا

اصلی میرا اور میرا کے سر

مصدقہ حضرت سید محمد عظیم نو اللہ دین صاحب

عرصہ تیس سال سے یہ سر تیار ہوتا ہے - گدوں - ابتدائی موتیا بند - جانا پھولا - پڑبال - کھنڈی سے پانی کا جاری رہنا -
نظر کی کمزوری - غرض تمام امراض چشم کے لئے اکیر ثابت ہوا ہے - اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے -
کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سر کو استعمال کیا انگریزی میں - جواب غیر عینک استعمال کر کے لکھ پڑھ سکتے ہیں چند
شہادتیں منو نہ کہ طور پر درج کرتا ہوں - ایسی ہزار ہا شہادتیں موجود ہیں - جن کا جہاں درج کرنا محال ہے -
۱- جناب ڈاکٹر فرید محمد اسماعیل صاحب قادیان - اس سر کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے - (۲) جناب
مفتی فضل الرحمن صاحب طبیب قادیان یہ سر نہایت مفید ہے - نظر تیز کرتا ہے اور مقوی بصر ہے میں نے
آزمایا ہے - ۳- جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان - اس سر سے نظر تیز ہوتی ہے - پہلے
میں بند وئی کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا - اب دور سے دیکھ سکتا ہوں - ۴- جناب میر محمد اسحق صاحب قادیان
آپ کے سر کے خوبوں کے ہم قائل ہیں - ۵- جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فرانس خانہ بیٹیاں میں نے
سولہ روپے کی عینک آپ کے سر کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے - ۶- جناب ملک رسول بخش
صاحب اور میر قادیان میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سر سے رفع ہو گئی ہے - اب غیر عینک پڑھ
سکتا ہوں - ترکیب استعمال - صبح و شام دو دو سلاخیوں آنکھوں میں ڈالی جائیں - خالص میرا ۱۳ ماہ کے لئے رعایتی
فی تولہ قیمت ۷۰ پہلی قیمت ۵۰ دس روپیہ فی تولہ تھی - سر سے قسم خاص تین ماہ کے لئے رعایتی قیمت فی تولہ ۷۰ پہلی قیمت ۵۰ روپیہ
فی تولہ تھی - سر سے درجہ اول قیمت فی تولہ ۷۰ سر سے درجہ اول سیاہ قیمت فی تولہ ۷۰ سلا جیت قیمت فی تولہ ۱۲ - قسم
دوم فی تولہ ۸

سید احمد نور کابلی دوکان سر میرا قادیان (پنجاب)

میرا عینری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے - ولایت تک
اس کے مداح موجود ہیں - دماغی کمزوری کیلئے اکیر
صفت ہے - جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں - اس دوا کے
مقابلے میں سینکڑوں قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار
ہیں - اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ
اور پاؤ پاؤ بھر لگی ہضم کر سکتے ہیں - اس قدر مقوی دماغ ہے
کہ بچپن کی باتیں بھی خود بخود یاد آئے لگتی ہیں اس کو مشن
آپ حیات تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے
آپنا وزن کر لیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے - ایک شیشی
چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں امانت لادگی اس کے
استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلقاً نکلن نہ ہوگی -
یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے بچول کے سرخ اور
مثل کندن کے درختوں بنا دیتی یہ نئی دوا نہیں ہے -
نیراوں یا یوس العلاج اس کے استعمال سے باہر ادب کر
مثل ۱۵ سالہ جوان کے من گئے یہ نہایت درجہ مقوی ہے
اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے - اس
بہتر مقوی دوا آج تک نیامیں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی ۱۰ روپے
نوٹ - بلحاظ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست مدد اخذ نہ لگاتے
لئے کا پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی محمود ٹیکر ۱۰ گھنٹہ

نہایت ضروری اعلان

ماہ ستمبر کا نصف گزر چکا ہے۔ اکتوبر میں گڑ تیل، ماش وغیرہ بھگنا شروع ہوں گے۔ اور یہی موقعہ ان اجناس کو خرید کرنے کا ہے۔ لہذا چاہئے کہ دوست جلد از جلد وی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ کے حصص خرید کر لیں۔ تاکہ کمپنی کو کام چلانے کے لئے کافی سرمایہ میسر آجائے۔ اور حصہ دار دوست بھی اس موقعہ پر نفع حاصل کر سکیں۔ انشاء اللہ العزیز ماہ اپریل میں کمپنی اپنے حسابات مکمل کر کے اس سال کے کاروبار کا نفع حصہ داروں کو تقسیم کرے گی۔

نوٹ: آپ کی سہولت کے لئے کمپنی کے نمائندہ کو باہر بھیجا جا رہا ہے جو مختلف شہروں میں دورہ کریں گے۔ آپ ان سے مفصل حالات اور قوانین کمپنی معلوم کر کے حصص خرید کر لیں۔ (۲) جن دوستوں کے ذمہ قسط دوم باقی ہے۔ وہ بھی ادا کر کے پید حاصل کر لیں۔ سیکرٹری: وی احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ قادیان

جو قانون آپ کی رگ رگ پر حکومت کرتا ہے کیا آپ اس سے

بے خبر رہنا چاہتے ہیں
اگر ایسا ہے تو بہت ہی اہم نکتہ ہے

رسالہ "قانون" لاہور

اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ کہ آپ خود قانون سے واقف ہوں
یہ رسالہ صرف وکلاء ہی کے لئے مفید نہیں

بلکہ
آپ کے لئے بھی نہایت کارآمد چیز ہے

ہندوستان بھر میں اس کی غویوں کی دھاک مچ گئی ہے۔
قیمت سالانہ ہے۔ علاوہ محصول لاکھ فی پیسہ ۱۰ (دس روپے) پورے طور پر مفت

لے گا پتہ: منیجر رسالہ "قانون"۔ انارکلی لاہور۔ (پنجاب)

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز خاندان کی لڑکی کے رشتہ کے لئے ایک ایسے لڑکے کی ضرورت ہے جو معقول روزگار رکھتا ہو۔ لڑکی تعلیم یافتہ اور تمام نرددی اوصاف سے متصف ہے۔ جلد و زخواتیں ح معرفت ایڈیٹر الفضل آئی پبلسٹیشن:

وصیت

نہایت اہم: شکستہ الحفیظ بیگم فوجہ مکہ نصر اللہ خان صاحب قوم کے زنی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی کن کپار یوگنڈا انگریز بقائمی ہوش و حواس با جبردار گراہ ایک مورخہ ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-
میرے مرنے کے وقت میں تقدیر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے پانچ حصہ ک مالک صدر انجنین احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجنین احمدیہ قادیان بہر وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت جمعہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

- حق ہر مبلغ پانچ سو روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ذوالحرام
- العبدہ: امۃ الحفیظ بیگم بقدم خود ۱۷/۳/۳۵
- گواہ شدہ: نصر اللہ خان فاضل مدرسہ ۱۷/۳/۳۵
- گواہ شدہ: فضل الدین احمدی ڈیپارٹمنٹ آفیسر یوگنڈا ۱۷/۳/۳۵
- گواہ شدہ: محمد عمر حیات احمدی ۱۷/۳/۳۵

کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے۔ لیکن تازہ عمدہ اور ارزاں مال بندلوں میں بغیر کسی گڑ بڑ یا غلطی کے جیسا ولایت سے آتا ہے صرف وی احمدیہ سپلائی کمپنی تصدق سپلائی آف کٹ پیس ڈسٹریبیوٹنگ کمپنی کوٹنگل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔
لٹ مفت اور نمونہ جات کٹ پیس ہر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں:

اکسیر سہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی تجربہ المجریب دوا ہے۔ جس کے بردقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی وچہ کو نہیں ہوتے۔
قیمت معہ محصول لاکھ ۱۰ صرف
منیجر شفا خانہ دلپذیر قادیان

ہمارے آہنی خراس (سپیل چکی) پر
اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر چکی اس روپیہ
ماہوار نفع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آئیے یقیناً خوش ہوں گے
علاوہ ازیں
شہرہ آفاق آہنی رہش (آہنی چکی) کا بہترین اور کم خرچ
طریقہ (فلور ملز۔ بیلنگ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر۔
بادام روغن۔ سیویاں۔ قہیے اور چاولوں کی مشینیں۔
ذراحتی آلات و دیگر شیزری منگوانے کے ہماری باتھون
فہرست مفت طلب کیجئے۔
اصلی اور اعظمی مال منگوانے کا قدیمی پتہ:-
ایم۔ اے۔ رشید انڈسٹریز انڈسٹریز پٹالہ پنجاب

افضل کی کتابت شیر مار کہ کتابت
کی سیاہی رجبڑڈ" کے کی جاتی ہے۔
شیر مار کہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ:-
شیر مار کہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ:-
شیر مار کہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جنیوا ۱۷ ستمبر - تنازعہ ایل سینیا کے متعلق رپورٹ کرنے سے پانچ ممبروں پر مشتمل سب کمیٹی کے دو اجلاس ہوئے۔ تاہم پیرس کا فرانس کی تجاویز کی دوبارہ اس طرز پر تشکیل کی جائے کہ وہ اٹلی کے لئے قابل قبول ہو جائیں۔ ممکن ہے فرانس اور انگلستان کو بھی ایل سینیا میں مداخلت ہی مہیاں۔ ادریہ بھی افواہ ہے کہ اٹلی کو بھی ایل سینیا میں اقتصادی اور سیاسی حقوق مل جائیں۔

روما ۱۳ ستمبر - اگرچہ مالٹا کے مضائقہ میں اطالوی جنگی جہاز نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ لیکن اٹلی میں اس بات پر سخت پھینسی پھیلی ہوئی ہے کہ برطانیہ بھی بحیرہ روم میں بحری فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔

شمش ۱۴ ستمبر - کرمیل لائبریری کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے اپنے خاص اختیارات سے اسے پاس نہیں کریں گے۔

لاہور ۱۴ ستمبر - گذشتہ ہفتہ کے دوران میں مصوجات متوسط میں ہینڈ کے ۲۲۴ کیسوں میں سے ۱۳۵ مہلک ثابت ہوئے۔ دبا ابھی زوروں پر ہے۔

لاہور ۱۴ ستمبر - پنجاب پبلسٹی کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۱ اکتوبر کو نیشنل چیمبر لاہور میں ہوگا۔

الہ آباد - ۱۴ ستمبر - آج الہ آباد سیشن پر ایک سافر گاڑی لائن پر کھڑے خالی ڈبوں سے ٹکرائی۔ ڈبوں کے نقصان کا اندازہ دس ہزار روپیہ ہے۔ تین اشخاص زخمی ہوئے۔ نیویارک ۱۴ ستمبر - مشرق وسطیٰ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ جنگ کی صورت میں بالکل غیر جانبدار رہے گا۔ ادر فریقین جنگ کو اسلحہ وغیرہ بھی مہیا نہیں کرے گا۔ شمس ۱۴ ستمبر - آج اسمبلی کے

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا انتخاب ہوا۔ مشرق وسطیٰ کی ڈیپٹی صدر مقرر ہوئے اور مختلف عہدیداروں کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

لاہور ۱۴ ستمبر - کرمی پریس کی جس میں اخبار "زمیندار" چھپتا ہے۔ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔ اخبار

سیاست سے بھی کانفرنس راولپنڈی کی کارروائی کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ عدالت ۱۴ ستمبر - یعنی سفارت خانہ میں مصری - حجازی - شامی - ہندی - ترکی اور عراقی باشندوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اٹلی کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف جمعیتہ اقوام اور دوسری اسلامی سلطنتوں کے پاس احتجاجات روانہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

روما ۱۴ ستمبر - آج اطالوی کابینہ کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں سائینو پوٹی نے کہا کہ اطالیہ اور حبشہ کے تقضیہ کا سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے وزراء سے یہ بھی کہا کہ اٹلی کی بحری فوجی تیاریاں اس قدر ہیں کہ ہر قسم کی ہتھکڑی کا کاٹھنہ جواب دیا جاسکے۔

جبرالٹر ۱۴ ستمبر - دو اطالوی جن کے پاس درخانہ کا کوئی اجازت نامہ نہ تھا۔ گرفتار کر لئے گئے۔

شمس ۱۴ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ کرمیل لائبریری کے ساتھ پیر اسمبلی میں پیش کیا جائیگا۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اسمبلی پیرا سے نامنظور کر دیگی۔

لاہور ۱۴ ستمبر - ۱۰ ستمبر یوم احتجاج منائے جانے کے سلسلہ میں پولیس زبردستیاریاں کر رہی ہے۔ چھ اور مجسٹریٹ لاہور بلائے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔

اس روز سب سے شہید گنج کے اندر اور باہر بارہ سو سکھوں کا پیر ہوا گاؤں وہ ۸ ستمبر تک ہی جنھوں کی صورت میں لاہور پہنچ جائیں گے۔

الہ آباد ۱۴ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ لندن کی آب و ہوا مرشدی لال کی صحت کے موافق نہیں۔ اس لئے ہندوستان آگئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ یہاں رہ کر ملک کی پبلک زندگی میں حصہ لیں گے۔

مصری نگر ۱۳ ستمبر - مہاراجہ شہیر کی ساگرہ کی خوشی میں جو ۱۳ ستمبر کو ہوگی۔ بہت سے قیدی رہا کر دئے جائیں گے۔ پیرس ۱۴ ستمبر - سائینو پوٹی نے فرانسسی جرنلسٹ کو ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ برطانیہ ایل سینیا میں اٹلی کی سرگرمیوں پر اس لئے مستعزف ہے کہ وہ اسے اپنے لئے چاہتا ہے۔

قاہرہ ۱۴ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان ایک نیا معاہدہ زیر غور ہے۔ جس کی اہم شرائط مصر کی پوزیشن کو مضبوط کرنا سیاسی اور فوجی طور پر برطانیہ اور مصر کے تعلقات کو بچھڑانے اور جنگ کی صورت میں مصر کی حفاظت کے لئے پیش بندیاں اختیار کرنا ہے۔

مبلی ۱۴ ستمبر - مبلے کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہندوستان میں مٹی کے تیل کے کنوؤں کا تہہ لگا ہے۔ جن کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے کہ ملک کا پانچ کروڑ روپیہ سالانہ باہر جانے سے بچ جایا کرے گا۔

جنیل پور ۱۴ ستمبر - موضع بندہ پر حملہ کے سلسلہ میں ۱۹ گوروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ختم ہو گئی۔ گیارہ گوروں کے خلاف فروری لگایا گیا۔ اور آٹھ کو رہا کر دیا گیا۔

رتنا گری ریدر لیجر ڈاک، ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں کی طرف سے ایک سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندو اپنے بچوں کو ہندو فوجی سکول میں داخل کرائیں۔ تاکہ ہندو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر سوادھ حاصل کریں۔

جنیوا ۱۴ ستمبر - جمعیتہ اقوام میں سر آغا خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ایک پر سخت نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں یہ خیال عام ہو رہا ہے کہ جمعیتہ اقوام اپنی سرگرمیوں

کو صرف یورپین معاملات تک محدود رکھتی ہے ہندوستان جو رقم ٹیک فنڈ میں داخل کرتا ہے۔ وہ اس پر ایک بے فائدہ بار ہے۔ نتیجاً اگلی ۱۴ ستمبر - ہندوؤں کے متعلق سرکاری اعلان منظر ہے۔ کہ انہوں نے گیارہ بارہ ستمبر کی رات کو سرکاری کیمپ پر پتھروں مارا۔ تین کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

شمس ۱۴ ستمبر - ریلوے کی مشارقی کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ امریکاس کے ڈبے اترائے جائیں۔ اول درجہ کا کرایہ بڑھا دیا جائے۔ درجہ دوم کے کرایہ میں کمی کی جائے اور درجہ سوم کے مسافروں کے لئے بیٹھے کا بہتر انتظام کیا جائے۔

امر تسر ۱۴ ستمبر - سونا ۳۵ روپے ۱۰ آنے چاندی ۶۵ روپے ۱۳ آنے۔ گہنوں تیار ۳ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے آنے ہے۔

الہ آباد ۱۳ ستمبر - الہ آباد کے ایک پولیس سٹیشن کے قریب ایک بم پھٹا جس سے ایک پولیس کنسٹیبل مجروح ہوا۔ پندرہ پولیس نے ملزم کا سراغ لگانے والے کو ۱۰۰ روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

پیرس ۱۴ ستمبر - ایم لوال فرانسسی وزیر اعظم کے لیگ اسمبلی میں تقریر کرنے ہوئے کہا۔ فرانس کو لیگ پر کئی اعتماد ہے۔ اگرچہ ہم بعض موافقات پر جنیوا میں مایوس ہو گئے تھے۔ مگر لیگ کے عہد و پیمانہ کو برقرار رکھنا ہمارا بین الاقوامی اصل ہے۔

عدنیس آباہا ۱۴ ستمبر - حکومت حبشہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ جنگ کے لئے عام حکم دیا جانے والا ہے۔ نیروبی ۱۴ ستمبر - کینیڈا آباد کاروں کی ایک انجمن نے مطالبہ کیا ہے کہ نظام حکومت میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں جن سے آباد کاروں کو اپنے معاملہ اور خصوصاً کانوٹی کے مالی نظم و نسق پر اقتدار حاصل ہو جائے۔